Research Journal
Tahqeeqat

eISSN: 2791-0342
pISSN: 2791-0334

ریسرچ جرنل
تحقیقات

براہوئی ادب میں پاکستانیت کا اظہار

Expressing Pakistanism in Brahui Literature

Dr. Hafeezullah Sarparra
Lecturer Department of Pakistani Languages, NUML, Islamabad
Hafeez Ur Rehman
Senior Instructor Department of Pakistani Languages, NUML, Islamabad
Dr. Muhammad Farooq Anjum
Assistant Professor Department of Pakistani Languages, NUML, Islamabad

ڈاکٹر حفیظ اللہ سرپرّہ
لیکچرر شعبہ پاکستانی زبانیں، نمل، اسلام آباد
حفیظ الرحمان
سینئر انسٹرکٹر شعبہ پاکستانی زبانیں، نمل، اسلام آباد
ڈاکٹر محمد فاروق انجم
اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ پاکستانی زبانیں، نمل، اسلام آباد

Abstract

This article delves into the expression of Pakistanism in Brahui poetry and prose, examining how Brahui writers articulate their national identity and allegiance to Pakistan. The study analyzes various literary works to uncover themes of patriotism, national unity, and cultural pride. Through the lens of Brahui literature, the article explores how poets and authors celebrate Pakistan's cultural diversity, historical achievements, and socio-political aspirations. Along with love for the country of Pakistan, Brahui poets and writers also pay special tribute to the national heroes of Pakistan in their writings. They have made the national heroes of the country part of Brahui literature by defining their national achievements in Brahui language. By this Brahui readers get to know the personalities of their national heroes and their national achievements in their own language. Literature often portrays a deep connection to the land, emphasizing the significance of preserving linguistic and cultural heritage while contributing to the broader national narrative. By highlighting these patriotic expressions, the article illustrates the role of Brahui literature in reinforcing a sense of belonging and national solidarity among the Brahui-speaking population.

Keywords: *Brahui, Motherland, Pakistan, Pakistanism, Patriotism*

براہوئی ادب کو تین ادوار میں تقسیم کیا جاتا ہے جس کا پہلا دور لوک ادب کا ہے جس کے زمانے کا تعین نہیں کیا جا سکتا ہے پہاڑوں کے دامن، خوبصورت وادیوں اور دشت و میدان میں اپنے خیموں میں رہائش پذیر براہوئی قبائل زمانہ قدیم سے اپنا لوک ادب نظم و نثر کی صورت میں تخلیق کر کے انہیں ازبر کرتے اور یہ سلسلہ نسل در نسل سینہ بہ سینہ چلتا رہا۔ براہوئی ادب کا دوسرا دور تحریری ادب کا دور ہے جو تیرھویں صدی عیسویں میں براہوئی کی اولین کتاب "خدمت دین" سے شروع ہو کر قیام پاکستان تک آتا ہے اس دور کے ادب کا بیشتر حصہ مذہبی مواد پر مشتمل ہے۔ جبکہ براہوئی ادب کا تیسرا دور قیام پاکستان سے شروع ہوتا ہے جب تقسیم ہند سے اس خطے میں ایک بڑی جغرافیائی، سیاسی، معاشی، معاشرتی اور ثقافتی تبدیلی رونما ہوئی مختلف نسلوں، اقوام اور لسان مگر ایک ہی مذہبی عقیدہ رکھنے والے مسلمانان ہند کا ایک خوبصورت گلدستہ 14 اگست 1947 کو ارض پاک کی صورت میں معرض وجود میں آیا اور اردو قومی زبان قرار پائی۔

قیام پاکستان کے بعد سے براہوئی میں تخلیق ہونے والا ادب براہوئی کا جدید ادب کہلاتا ہے اس سے قبل براہوئی ادب مدارس میں پڑھنے پڑھانے والے علماء، شعرا و ادبا کے زیر اثر اسلامی افکار اذکار یا پھر روایتی خیالات سے بھرا ہوا تھا۔ قیام پاکستان کے بعد ایک نئے جغرافیائی اور کثیر الثقافتی

OPEN ACCESS HEC DRJI ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE اشاریہ اردو جرائد EuroPub

معاشرے کی تشکیل اسکول و کالجز کے قیام معاشرتی ہم آہنگی اور مذہبی بھائی چارے کی فضا سے پاکستانی زبانیں ایک دوسری کے قریب آئیں ان میں ایک ربط بنا اور ایک دوسرے پر لسانی و ادبی اثرات مرتب ہونے شروع ہوئے۔ قومی زبان اردو نے ملک کی دیگر زبانوں اور ثقافتوں کے درمیان پل کا کردار ادا کیا۔ براہوئی ادب میں پہلی بار قیام پاکستان کے بعد ہی بہت سے شعری و نثری اصناف متعارف ہوئیں جن پہ براہوئی شعرا و ادبا نے بھرپور قلم آزمائی کرکے براہوئی جدید ادب کی آبیاری کی اسے وسعت بخشی اور پروان چڑھایا۔

1957 میں ریڈیو پاکستان کوئٹہ اور 1974 میں پاکستان ٹیلی ویژن کوئٹہ مرکز کی افتتاح کے بعد جہاں پاکستانی زبانوں اور ان کے ادب کو پروان چڑھنے کا موقع ملا وہیں میڈیا کے ذریعے پاکستان کی الگ الگ زبانوں اور ثقافتوں سے تعلق رکھنے والے اقوام کو ایک دوسرے کو دیکھنے، سمجھنے اور جاننے کا موقع فراہم ہوا۔ ملکی تہواروں اور ملکی تاریخ کے اہم دنوں کے حوالے سے ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے دوسری زبانوں کی طرح براہوئی زبان میں بھی پروگرامز، موسیقی، مشاعرے اور ڈرامے نشر ہونے لگے۔ 23 مارچ یوم پاکستان کا دن ہو یا 14 اگست یوم آزادی کا دن یا کوئی اور قومی دن ریڈیو اور ٹیلی ویژن مراکز ان ایام کی مناسبت سے اردو کے ساتھ ساتھ علاقائی زبانوں میں بھی پروگرامز ترتیب دیتے اور ملکی تاریخ، ثقافت اور اُس کی سالمیت، خوشحالی و ترقی پر مبنی ڈرامے پیش کیے جاتے جن میں براہوئی کا بھی بھرپور حصہ ہوتا۔ ان مخصوص ایام کی مناسبت سے ریڈیو اور ٹی وی پر براہوئی زبان میں درجنوں قومی گیت گائے جاتے، مشاعروں میں شعراء کرام وطن عزیز پاکستان کی خوشحالی، امن و سلامتی اور شادمانی کے گُن گاتے۔ ڈرامہ نویس اپنے ڈراموں میں وطن سے محبت، اُس کی سلامتی اور ترقی کے موضوعات پر ڈرامے تحریر کرتے جنھیں ریڈیو اور ٹی وی پر پیش کیا جاتا رہا۔

خطہ بلوچستان میں پہلی مرتبہ قیام پاکستان ک بعد سے ہی باقاعدہ رسمی تعلیم کا سلسلہ چلا تو یہاں کے عوام تعلیم سے بہرہ ور ہو کر وطن عزیز کی تعمیر و ترقی میں کردار ادا کرنا شروع کیا۔ جس کی واضح مثال یہاں کی زبانوں میں تخلیق ہونے والے ادب کی نثری و شعری تحاریر میں بخوبی نظر آتا ہے۔ براہوئی زبان کا اولین اخبار ہفت روزہ "ایلم" کا 1960 میں مستونگ سے ابتدا ہوا جس نے براہوئی زبان میں پڑھنے لکھنے والوں کی ایک کھیپ تیار کی جو آج براہوئی ادب کے نامور ادیب و دانشور ہیں۔ ایلم اخبار نے جہاں براہوئی پڑھنے لکھنے کو رواج دے کر براہوئی جدید ادب کی آبیاری کی وہی اس اخبار نے اپنے اداریے، شعراء اور ادبا کے ذریعے اپنے قاری کو ہمیشہ وطن دوستی، ملی اخوت و بھائی چارے اور حب الوطنی کا درس دیا۔ ہر سال اگست کا شمارہ یوم آزادی کی گیتوں اور تحاریر سے بھرا ہوتا۔ جن میں وطن عزیز کی شان و شوکت، اس کی ترقی و ترویج، خوشحالی، امن و بھائی چارے کے لیے مضامین تحریر کیے جاتے شعراء کرام اپنے خوبصورت کلام کے ذریعے دھرتی ماں کے گیت گاتے جن میں پاکستانیت کا بھرپور اظہار ملتا ہے۔

23 مارچ یوم پاکستان کا خصوصی دن ہو یا 14 اگست یوم آزادی کا عظیم دن براہوئی شعرا و ادبا وطن عزیز کی شان و شوکت، ننگ و عزت، خوشحال، امن اور بھائی چارے اور سلامتی کے لیے اپنے اپنے قلم جنبش میں لائے اور خوبصورت و حب الوطنی سے بھرپور مضامین تحریر کیے اور شعراء نے مسحور کن ملی نغمے و ترانے لکھ کر وطن سے محبتوں کا بھرپور اظہار کیا۔

ماہنامہ "مہر" اپنے اگست 2021 کے شمارے میں 14 اگست یوم آزادی کے حوالے سے اپنے وطن اور آزادی کی نعمت سے محبت و عقیدت کا اظہار یوں کرتا ہے:

"14 اگست نادے پاکستان نا باتیک ہر سال تینا آجوئی نا دال دے ئے اڈا ایترہ۔ 14 اگست ہر سال غلامی آن آجوئی نا کُلوئے تین تون ہتیک او آجوئی کن نت دوخلننگاتے نا اُست آ شاغِک۔ قوماتا تاریخ ٹی آجوئی نا دے نا بھلو مان ئس

مریک۔ انداکان قوماک تینا آجوئی نادے ئے بھلوشان مان ئسے تون اڈایترہ۔ پاکستان ئٹی ہم 14 اگست نادے قومی مُچی تے ٹی جوان دمچر اٹ اڈتننگ۔ ہراڑے 14 اگست دمچر او گل بال نادے اے ہمون داداے ہم است آتخوئی مریک کہ نن پاکستان نا آجوئی ئے سوگو تخنگ او اونار کھسار کن وس کین۔ نن تینا است آدُوئے تخن ٹک خلین کہ نن تینا دا آجو آٹلک ٹی اخس جوان وگچینو کاریم کرینن۔ پاکستان نناکاٹم آ اسہ تالانونوانِ ئس اے۔ دا اسلام ناسوگو وکوٹ ئس اے۔ داڑا مُچا اسلام ناخنک خلوک او۔ دانار کھسار وسوگوی کن ہر پاکستانی نافرض اے کہ نت دوخلے۔ تیناذی آذمہ داری تے پوروکے۔ انتئے کہ آجوئی سانده قربانی تا بھرم مریک۔"(1)

کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے عالمی سطح پر کشمیر کی آزادی و حقوق کی سب سے بڑی آواز بھی پاکستان ہے۔ پاکستانیوں کا کشمیریوں سے محبت، اخوت اور عقیدت کا رشتہ ہے۔ کشمیر کی آزادی کے لیے کوئی بھی پاکستان کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرے گا۔ سال 2019 میں کشمیریوں پر مودی سرکار کے ظلم و جبر اور پابندیوں کی وجہ سے حکومت پاکستان نے اس سال کی یوم آزادی کشمیری کے نام کر کے دنیا بھر میں کشمیریوں کی آواز بن کر گونجنے کا فیصلہ کیا تو عوام نے بھی بھرپور ساتھ دیا۔امسال اگست کے شمارہ میں ماہنامہ مہر میں یوں تحریر ہیں:

"داوار 14 اگست ناگل بالیک ہندوستانی حکومت ناظلم وزوراکی او کشمیری مسلمان تاڈکھ او ڈوبارنگ آن دنتان پلِشک مسر۔ انداکان داسانا حکومت ماملک ئٹی کشمیری مسلمانتے تواسٹی، ایلمی، سنت وسیوت ناپڑھو کرے۔ اوفتا دا پڑھو آپاکستانی عوام ہم ہمتوار مس۔ ہراتم داتوار ناچلکہ دنیانا کنڈ کنڈ ٹی پناتو مسلمانک خف ارفیر کشمیری مسلمانتاڈکھ وڈوبارنگ آچیہانٹ خلکُر تو ہندوستانی عوام تو اوار برطانیہ او دنیا ایلو بھاز نگا غیر مسلمان حکومتاتا ہم است پسخینگا۔ او ہم شوما مودی ئے بُودی رَٹار۔ بیرہ مودی حکومت واونا فوج کشمیری تے آظلم وجبر کننگٹی او عوام او فتے تون سلوک اف اونا مقابلہ ٹی پاکستان نا حکومت تون پاکستانی عوام او فوج غُٹ تفوک او۔ ہمون کشمیری تا اُست ہم پاکستان تو تفوک اے تو شالہ اللہ پاکستان نا مُخے تفِہ تو کشمیر پاکستان جوڑ مریک، مودی ناموں سلیک او پاکستان ظلم وزوراکی سہوکا تینا کشمیری ایڑ وایلمتا خدمت، وسی او وادانی کن مُخ تفوک او جھک سلوک ارے۔ شالہ اللہ پاکستان ئے سہب نَاخواجہ کے آمین"(2)

براہوئی نثر نگاروں نے جہاں وطن کی شان میں مضامین لکھے ہیں وہیں قومی ہیروز پر براہوئی میں کتابیں تحریر کر کے انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے۔ براہوئی کے نامور شاعر و نثر نگار میر محمد الفت محمد شہی نے برصغیر کے عظیم رہنما اور بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کی زندگی ، شخصیت، سیاست اور جدوجہد پر براہوئی زبان میں کتاب "قائد اعظم محمد علی جناح" کے نام سے لکھا ہے جسے براہوئی اکیڈمی کوئٹہ نے 2005 میں چھاپا ہے۔ کتاب میں اظہار خیال کرتے ہوئے بلوچی کے نامور ناول نگار منیر احمد بادینی جناح کی شخصیت بارے لکھتے ہیں:

"برصغیر نامشہور قد آور آہنی ارادہ شخصیت گواچنی بروکا نسلاتے کن اسہ سخ ئس اے کہ دنیاٹی دہنو شخصیت ہم پیدا مریک کہ بھازاوخت یک تینا اسہ بندغ ئس تاریخ نارُخ ئے بدل کیک"(3)

اس کے علاوہ" قائدناترانک" کے نام سے قائد اعظم کے فرمان براہوئی میں ترجمہ ہو کے چھپ چکے ہیں۔ جنہیں براہوئی کے نامور ناول نگار، افسانہ نگار اور مترجم گل بنگلزئی نے تحریر کیا ہے۔

براہوئی کے معروف اسکالر ڈاکٹر عبدالرحمان براہوئی نے براہوئی ریاست قلات کے آخری فرمانروا میر احمد یار خان اور ریاست قلات کے وکیل برصغیر کے معروف رہنما اور بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کے درمیان خط و کتابت، قائد اعظم اور قلات کے عوام کے درمیان خط و کتابت

اور قائد کی تقاریر و پریس کانفرسوں کو انگریزی میں مرتب کر کے 'Correspondence Between Quaid-e-Azam and the People of Balochistan' کے نام سے 2019 میں براہوئی اکیڈمی سے چھپوایا۔

قائد اعظم کی ہمشیرہ مادر ملت محترمہ فاطمہ جناح کی کردار اور شخصیت پر براہوئی کے نامور ادیب اور ماہر قانون ڈاکٹر صلاح الدین مینگل نے براہوئی زبان میں "فاطمہ جناح" کے نام سے کتاب تحریر کیا جسے براہوئی اکیڈمی نے 2003 میں چھاپا۔ کتاب کا انتساب مادر ملت کے بھائی کے نام منسوب کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں:

> "فاطمہ جناح کے نامور بھائی قائد اعظم محمد علی جناح کے نام جن کی عظیم قربانیوں، کوششوں اور انتھک محنتوں سے مملکت خداداد پاکستان وجود میں آیا۔ جس کی وجہ سے آج ہم سب پاکستانی آزادی کا سانس سکھ کے ساتھ لے رہے ہیں اس جدوجہد میں محترمہ فاطمہ جناح کی شخصیت پاکستانی خواتین اور عوام کے لیے مشعل راہ ہے۔"(4)

ڈاکٹر صلاح الدین مینگل نے مسلم دنیا کی اولین خاتون وزیر اعظم اور دختر مشرق شہید جمہوریت محترمہ بینظیر بھٹو کے حالات زندگی، سیاسی جدو جہد و کردار پر براہوئی زبان میں ایک کتاب 'شہید بینظیر بھٹو' لکھی جسے براہوئی اکیڈمی نے 2009 میں چھاپا۔

پاکستان کے قومی شاعر علامہ محمد اقبال نہ صرف بر صغیر بلکہ پورے مشرق کا نمائندشاعر ہے۔ جن کی کتابیں دنیا کی کئی بڑی زبانوں میں ترجمہ ہو چکی ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی شخصیت و فن پہ دنیا کی کئی زبانوں میں مقالے لکھے جاچکے ہیں۔ براہوئی ادباو شعراء بھی اس سلسلے میں کسی سے پیچھے نہیں رہے۔ اقبال پاکستان کا قومی اور مسلمانوں کا فلسفی شاعر تھا جس نے اپنی فلسفیانہ شاعری کی بدولت بر صغیر کی جدوجہد آزادی میں اہم کردار ادا کیا۔ براہوئی زبان میں ان کی شاعری کے بہت سے حصے ترجمہ ہو چکے ہیں اس کے علاوہ علامہ اقبال کی شاعری، شخصیت، زندگی اور افکار پر مقالے اور مضامین کتابی صورت میں موجود ہیں۔ پاکستان کے قومی شاعر پر براہوئی میں کوئی درجن بھر کتابیں چھپ چکی ہیں جن کا ذکر یوں ہیں۔

براہوئی گچین (کلام اقبال) منظوم براہوئی ترجمہ از پیر محمد پیرل زبیرانی۔ حکومت پاکستان بارڈر پبلسٹی آرگنائزیشن 1978

علامہ اقبال (حالات زندگی) از ڈاکٹر عبدالرحمان براہوئی۔ براہوئی اکیڈمی کوئٹہ 1978

ای و اقبال۔ از وحید زہیر۔ براہوئی ادبی سوسائٹی کوئٹہ 1988

اقبال وورناک۔ میر محمد صلاح الدین مینگل۔ براہوئی اکیڈمی کوئٹہ 1995

چناتا اقبال۔ (بوں کی نظموں کا منظوم ترجمہ) از محمد افضل مینگل۔ براہوئی اکیڈمی کوئٹہ 1998

اقبال و اسلام۔ پروفیسر سوسن براہوئی۔ براہوئی اکیڈمی کوئٹہ 1999

اقبال ونا مخلوق۔ میر محمد صلاح الدین مینگل۔ براہوئی اکیڈمی کوئٹہ 2002

شکوہ جواب شکوہ۔ (براہوئی منظوم ترجمہ) ظفر مرزا۔ شعبہ پاکستانی زبانیں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد 2002

حیات اقبال (براہوئی نثری ترجمہ) جوہر براہوئی۔ اکادمی ادبیات پاکستان اسلام آباد 2007

علامہ اقبال ناشاعری ٹی قُران پاک نالوزاک۔ ڈاکٹر حفیظ سرپرّہ، براہوئی اکیڈمی کوئٹہ، 2022

اگر براہوئی شاعری میں پاکستانیت کا موضوع ہو تو یہاں بھی براہوئی شعراء نے وطن عزیز سے محبتوں اور عقیدتوں کے وہ خوبصورت نغمے اور ترانے تخلیق کیے ہیں کہ جن سے براہوئی شاعری حب الوطنی کے جذبے سے سرشار نظر آتی ہے۔ قیام پاکستان سے قبل کی براہوئی شاعری مذہبی اور روایتی تھی انگریز دور میں مزاحمتی شاعری کا رجحان بڑھا۔ جبکہ قیام پاکستان کے بعد اردو زبان کے ذریعے براہوئی جدید تعلیم سے روشناس

ہوئے اور اردو کے ہی ذریعے دنیا ادب پڑھنے، سیکھنے اور لکھنے کا ہنر سیکھا۔ جدید تعلیم کی زیور سے آراستہ براہوئی شعراء نے براہوئی میں نئے ادبی اصناف متعارف کرائے اپنی نئی افکار اور فنی صلاحیتوں کے باعث براہوئی شاعری میں ایک نئی جان ڈال دی۔ ہر صنف اور ہر موضوع پر سخن آرائی ہوئی۔ اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعے قومی جذبہ اجاگر ہوا تو قومی شاعری کا بھی رجحان بڑھا ملک کی دیگر زبانوں کی طرح وطن عزیز پاکستان کی شان مان اور سلامتی کے قومی گیت و ترانے براہوئی میں بھی تخلیق ہونے لگے۔ ریڈیو اور ٹی وی پر قومی شاعری کے حوالے سے مشاعرے اور ادبی پروگرام منعقد ہوتے تو شعراء ان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور اپنی قومی جذبے سے سرشار نغمے، ترانے اور گیت سُناتے۔ پروفیسر صالح محمد شاد اپنے وطن سے محبت کا اظہار یوں کرتا ہے:

مرینک نے کہ نن قربان — نناز یباغا پاکستان
نی اُس ہر درد ئنا درمان — سدا سر سوز پاکستان
بلند اے بھاز بیرک نا — نشان اے شان و غیرت نا
ارے دارب ئنا احسان — ناپُر گنج آ پاکستان
مقامے نا وطن چانہ — سلام ہر دم نے آپانہ
اریک بھاز عالیشان — گل ئے گلزار پاکستان
بلوچی یا مرے سندھی — مرے افغان پنجابی
اریک کُل ئنا ارمان — نناز بید ارا پاکستان (5)

براہوئی کے نامور ادیب، شاعر و محقق ڈاکٹر قیوم بیدار اپنے وطن سے محبت و عقیدت کے ترانے یوں گاتا ہے:

ارے آزاد پاکستان ارے خوشحال پاکستان
ارے اسلامی وَملک ئس ارے شاداب پاکستان
وطن پاک آننا داد اے ارے زیبا اے پاکستان
ارے شاد و شکر داتی دا بُھل انگا اے پاکستان
کریر آزادی کن کوشش مسلماناک شہید مسر
کہ دُن آزاد مَس دنیاٹی چاز یبا اے پاکستان
کریر دشمنک اوڑا حملہ شکست او تے خدا تِسک
جہان اٹ بہادر اے پن کہ ہر ورنا ئے پاکستان
ننے داڑا فخر اے دا ارے اسلام ئنا قلعہ
کہ تِس دنیاٹی اسلامے پن ئس بڑزا اے پاکستان
ننا قائد کرے کوشش ننے ہلک تِس پاکستان
پِن اونا مَس گچین نن کن وطن پاک آ اے پاکستان (6)

ایلم اخبار کے بانی وایڈیٹر بابائے براہوئی صحافت براہوئی نور محمد پروانہ ایک محب وطن اور امن پسند شخصیت تھے جنہوں نے ہمیشہ امن و مساوات اور بھائی ارے کا پیغام دیا۔ ان کا قائم کردہ اولین باقاعدہ براہوئی اخبار ہفت روزہ "ایلم (بھائی)" نے جہاں براہوئی زبان وادب کی آبیاری کی وہی اس اخبار نے وطن سے محبت اور امن و آشتی کا پیغام بھی پھیلایا۔ بابو پروانہ اپنی نظم "جی وجان وطن پاکستان" میں ارض پاک سے محبت کا اظہار بھر پور انداز میں کرتا ہے:

پاک وطن پاکستان	نے کہ نناجانے فدا
نے آن ارے شان ننا	جی وجان وطن پاک انگا
نے آن نن شان خنان	نے آن نن مان خنان
ہر پارانن کہ ہِنان	جی اوجان وطن پاکنگا
بھلاک ننانے کن فدا	تینے کریر اوہر تم آ
افن نن ہم اوفتان جتا	جی اوجان وطن پاکنگا
مادر آملت نے پانہ	غیرت وعزت نے چانہ
خاخر آہلٹ نیکہ کانہ	جی وجان وطن پاکنگا
داقولے کہ نے توکریٹ	است اٹ اودے کل نادسیٹ
پروانہ ای کہ ناریٹ	جی وجان وطن پاکنگا(7)

جدید براہوئی شاعری کے ابتدائی دور کے بہت سے شعرا کرام نے قومی گیت ونغمے تحریر کیے ہیں ان میں ایک نام حکیم خدائے رحیم کا بھی آتا ہے۔ حکیم خدائے رحیم اپنی نظم "پاکستان ننا ملک اے" میں اپنی دھرتی کی خوبصورتی کا ذکر یوں کرتا ہے:

ننادا آزمان اِستارک	ننادا کوکری دستارک
ننادا بندوہم بستاک	ارین آزاد نن اینو

کہ پاکستان ننا مُلک اے

ننا بیوان دلپّاک	ننادا بندوہم لٹّاک
ننا اودامَش وگٹاک	ارین آزاد نن اینو

کہ پاکستان ننا مُلک اے

ننادامہلی لوکاک	ننادامان ہم توکاک
ننادا ملک ننَاہوکاک	ارین آزاد نن اینو

کہ پاکستان ننا مُلک اے(8)

براہوئی جدید شاعری کے سرخیل میر عبدالرحمان کرد اپنی نظم "وطن پاکستان" میں دھرتی کی عظمتوں کا بیان یوں کرتا ہے:

وطن کل آن زیباوطن دوست جانی
وطن ناکنامِش تاافِ مَٹ وثانی

نظر شانی پاکنگا دشت و دیار آ
داگل پوشا دامان مَش تا بہار آ

دابُٹا تا بُرزی دا جھلتا نشانی
داپٹا تا پہنا دجو تا روانی

داخیبر نا پُر پیچ آمَش تا بلندی
دابولان نا برفا تا دستار بندی

زمین پاک سرسبز ہم پُر بہار اے
ہتم پھل و گو اڑ خا تا داڈ غارے (9)

کشمیر پاکستان کا اٹوٹ انگ ہے۔ کشمیر کی آزادی پاکستانی قوم کی سب سے بڑی خواہش اور کوشش ہے۔ براہوئی ادب میں جہاں ملک عزیز سے محبتوں اور عقیدتوں کا بھرپور اظہار ملتا ہے وہی کشمیر پر ہونے والے مظالم کا ذکر اور کشمیر کی آزادی کے جدوجہد کا ارادہ بھی واضح انداز میں نظر آتا ہے۔ براہوئی جدید شاعری کے سرخیل اور نامور ادیب پروفیسر نادر قمبرانی اپنی نظم 'کشمیر پد امحتاج اے' میں بلوچستان کے نوجوانوں کو اپنے اٹھارویں صدی کے عظیم براہوئی ہیرو خانِ اعظم نوری نصیر خان کے فتوحات یاد دلاتے ہوئے کشمیر کی آزادی کے حصول کا پیغام دیتے ہیں۔ ان کی نظم کے چند اشعار یوں ہیں:

ہر وڑ نصیری فوج ئنا
دریانا بھلا موج ئنا

تینے سپاہی ئس خنوس
صحرا تے اٹ راہی مروس

سیستان و مشہدے خناس
دِلّی و کشمیر آ ہناس

کشمیرے یات انتئے کریس
ڈُکھاتے زیات انتئے کریس

کشمیر پد امحتاج اے نا
اُستا ہتوک اے راج ئے نا

بش مرنی اینوز غم خلّ
کشمیر نا آزاتی ئے ہلّ

اے مُولہ غان راہی مرور
بولانٹ دارہ سرہلور

مونا تا دِلّی ناڈ غار
کشمیر نا جنت لالہ زار

لشکر قطار مونا ہنوک
مونا ہنوک مزّل (10)

براہوئی کے نامور شاعر و ادیب جناب تراب براہوئی اپنی نظم 'ورنا نا تران' میں نوجوانوں کو وطن کا سرمایہ اور ترقی کا رازداں کہتے ہوئے انہیں وطن کا پاسبان قرار دیتے ہیں۔ اپنی نظم میں وہ نوجوانوں کو وطن سے محبت اور اس کی ترقی و خوشحالی میں اہم کردار ادا کرنے کا درس دیتے ہیں۔ ان کی نظم کے کچھ بندیوں ہیں:

نی بشہ او وطن نا ورنا
وطن نا شان ئے بُرزا کر

وطن نا پاسباں نی اُس
وطن نا رازداں نی اُس

وطن نا عِز و شاں نی اُس
اونا سہ نوجواں نی اُس

نی بشہ اوو طن ناورنا　　　　وطن ناشان ئے بُرزا کر (11)

براہوئی ادب کی ترقی وترویج میں مکتبہ درخانی کا انتہائی اہم کردار رہا ہیں یہ مکتبہ قریباً پون صدی تک براہوئی زبان وادب کی خدمت کرتا رہا اور براہوئی زبان میں سینکڑوں کتابیں شائع کی۔ مکتبہ درخانی کے بانی مولانا محمد فاضل درخانی کے خاندان کے چشم وچراغ براہوئی جدید دور کے اولین شعراء میں سے ایک مولانا عبدالباقی درخانی اپنی قومی شاعری میں وطن عزیز سے محبتوں کا بھرپور اظہار کرتا ہے۔ مولانا عبدالباقی درخانی نے ارض پاک کے لیے براہوئی میں ایک نہایت خوبصورت وعمدہ ترانہ 'پاکستان ناترانہ' کے عنوان سے لکھا ہے جو یوں ہے:

الٰہی غیرتِ فردوس کر گلزار پاکستان
ہتیر میوہ درختاک کل نازیبدار پاکستان

تینا ہر دم محبت نا دسہ پھر داڑے اے مولا
مرے سرسبز داکل دشت گوہر بار پاکستان

داملک آن پاکنگا کار ہر مخالف ملک وملت نا
مرے دنیائی بالاتر شرف دربار پاکستان

دعا گو دم پہ دم ای اُٹ مرے داسلطنت ہر دم
تجارت گاہ عالم بہترین بازار پاکستان

کرے آزاد غلامی آن قائد اعظم اے درخانی
مرے آغوشِ رحمت ٹی نا معمار پاکستان (12)

براہوئی جدید شاعری میں اپنی فطرت نگاری ودلکش منظر نگاری کی بدولت شاعر فطرت کا لقب پانے والے پیر محمد پیرل زبیرانی کی شاعری میں جہاں قدرت کے حسین مناظر کی تصوری کشی کی گئی ہے وہی شاعر اپنی خوبصورت شاعری اور منفرد اسلوب کی بدولت وطن عزیز کی ایک ایک خوبصورتی اور رنگ ورونق اپنی نظموں اور غزلوں میں بیان کرتا ہے۔ زبیرانی کی نظم "کُل آن گچینا اے وطن" میں وطن عزیز کی بہاروں، رنگوں، موسموں اور پہاڑوں کی ہر ایک خوبصورتی انتہائی مصورانہ انداز میں منظوم کیا گیا ہے نظم کے چند اشعار یوں ہے:

مِشتانے گند مِسکان گچین　　　ہم دِیکونے شہدان ہنین
گل بالے آلُم تین پہ تین　　　کُل آن گچینا اے وطن

نازبو وموراتانے گند　　　بُھلّا کو تالان ہَند پہ ہَند
درختاک نے کُلان بُلند　　　کُل آن گچینا اے وطن

ہَر جا گہا جو کو وہوک　　　ہَر ذرّہ نے لکھس لہوک
نقشو نگین زیبا ٹہوک　　　کُل آن گچینا اے وطن

بیرک نے بُرزا اخرّنا　　　پُر میوہ غان باغا کونا
ردِ پہ ردا بُھلّا کونا　　　کُل آن گچینا اے وطن

ہم کھیر وکانی تانے دِیر　　　کشینگِک تا اُستا کو دِیر

گَل بال کیک ورناو پیر　　کُل آن گچینا اے وطن
دریاب کُھمباک خَرّنا　　ہم ترنگُلاں یخ دِیکتا
کیرہ پُدین اُستے ننا　　کُل آن گچینا اے وطن
ہم لوک انا شوشنگ وژنگ　　خوشِ توار ژَنگ وژَلَنگ
زیبا چکن بِھڈ کش وتنگ　　کُل آن گچینا اے وطن
چوٹیل وگَڈِک ناتوار　　گَڈّ آکو آسی آہوار
خَرماتا ٹولیکو قطار　　کُل آن گچینا اے وطن
پُر دِیر وول وَل جھَلکونے　　والو چَرڑی دُہن وَلکونے
پیروزہ گِھنِر خَلکُونے　　کُل آن گچینا اے وطن
پیرل کروک ہَڑ دے گَلے　　موسم ہتم نادہن ھَلے
پُھل اُست انا غُٹی مَلے　　کُل آن گچینا اے وطن
دَر نگاتا موناز امُراک　　خرّن گُدی نیلو پراک
سیحا کروکو جھمراک　　کُل آن گچینا اے وطن(13)

عبد اللہ لہڑی اپنی غزل بعنوان 'اے ملک پاکِنگا' میں ارض پاک سے محبت اور عقیدت کا اظہار ان اشعار میں کرتا ہے:

مریس آباد ہم ہر دم کنا اے مُلک پاکِنگا　　مریس ہم شادنی ہر دم کنا اے ملک پاکِنگا
ہم ای کیوہ تینا ساہ ئے فدا انا ہر خل وبُوچ آ　　مگر نے کیوہ جوان محکم کنا اے ملک پاکنگا
اریٹ آزاد اہ مئ تولپ مہ آزاد اریس ہر دم　　ارے مِئی بلا و غم کن اے ملک پاکِنگا
وطن نا بلبل اُٹ عبدل وطن باغ وہم پھل اے　　وطن نا عاشق اُٹ ہر دم کنا اے ملک پاکِنگا(14)

براہوئی شعراء نے جگہ جگہ اپنی نظموں اور غزلوں میں ارض پاک سے اپنی محبتوں اور عقیدتوں کا اظہار کیا ہے۔ جن میں سے نمونے کے طور پر چند نظمیں اس مقالے میں پیش کی گئی ہیں۔ براہوئی نظم ہو یا نثر براہوئی ادباء اور شعراء کی تحاریر میں حب الوطنی اور وطن عزیز کی ترقی وخوشحالی کے تاثرات جابجا نظر آتے ہیں۔ یوں پاکستان کی دیگر زبانوں کی طرح ارض پاک کی قدیم ترین زبان براہوئی کا ادب بھی حب الوطنی کے جذبات سے سرشار نظر آتا ہے۔

براہوئی ادب میں پاکستانیت کا موضوع پاکستان کے لیے محبت، حب الوطنی اور ثقافتی فخر کے گہرے اور کثیر جہتی اظہار کی عکاسی کرتا ہے۔ وطن سے محبت کے گیت، نظمیں، ڈرامے اور مضامین سمیت ادبی تحاریر کے ذریعے، براہوئی مصنفین نے مسلسل اپنے ملک سے اپنی گہری محبت اور وابستگی کا اظہار کیا ہے۔ یہ ادبی کام اکثر پاکستان کی بھرپور تاریخ، متنوع ثقافت، اور اس کے لوگوں کی اجتماعی جدوجہد کی عکاسی کرتے ہیں، جو قوم کے ہیروز اور اہم واقعات کو اجاگر کرتے ہیں۔

براہوئی ادب کی قومی فخر اور حب الوطنی کے موضوعات کے لیے لگن متعدد ریڈیو اور ٹیلی ویژن ڈراموں میں بھی واضح ہے جو پاکستان کے ورثے کو تلاش کرتے ہیں، نیز براہوئی اخبارات، جن میں ملک کی کامیابیوں اور صلاحیتوں کا جشن منانے والے اداریے اور مضامین باقاعدگی سے پیش کیے جاتے ہیں۔ ان مضامین میں وطن عزیز سے محبت، لگن، ملک کی خوشحالی، امن و سلامتی اور ترقی کا والہانہ اظہار ملتا ہے۔ علاوہ ازیں پاکستان کی تاریخ، ثقافت، بھائی چارے اور اس کے قومی ہیروز پر فوکس کرنے والی کتابیں اپنے وطن کے لیے براہوئیوں کی عقیدت کو مزید واضح کرتی ہیں۔ خلاصہ یہ کہ وطن عزیز کی دیگر زبانوں کی طرح براہوئی ادب پاکستانیت کی قومی گفتگو میں نمایاں کردار ادا کرتا ہے، جو اپنے قارئین میں شناخت اور اتحاد کے مضبوط احساس کو فروغ دیتا ہے۔ براہوئی ادب نہ صرف پاکستان کے ماضی اور حال کا احترام کرتا ہے بلکہ آنے والی نسلوں کو بھی اپنی قومی اقدار اور جذبے کی قدر کرنے اور اسے برقرار رکھنے کی ترغیب دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حواشی وحوالہ جات

1۔ ماہنامہ مہر، اگست 2021، اداریہ
2۔ ماہنامہ مہر، اگست 2019، اداریہ
3۔ محمد شہی، میر محمد الفت، 'قائد اعظم محمد علی جناح'، 2005، براہوئی اکیڈمی، کوئٹہ، ص 5
4۔ مینگل، محمد صلاح الدین، 'فاطمہ جناح'، 2003، براہوئی اکیڈمی، کوئٹہ، ص 4
5۔ 'گل زمین'، 1983، مرتبہ، پریس انفارمیشن ڈپارٹمنٹ، حکومت پاکستان، ص 32
6۔ 'گل زمین' 1983، مرتبہ، پریس انفارمیشن ڈپارٹمنٹ، حکومت پاکستان، ص 30
7۔ 'قومی آہُل'، 1964، مرتبہ، نشر واشاعت قبائل، کوئٹہ، ص 4
8۔ لانگو، رئیس نبی داد، مرتب، 'گلدستہ'، 1971، براہوئی ادبی اکیڈمی، کوئٹہ، ص 94
9۔ لانگو، رئیس نبی داد، مرتب، 'گلدستہ'، 1971، براہوئی ادبی اکیڈمی، کوئٹہ، ص 89
10۔ لانگو، رئیس نبی داد، مرتب، 'گلدستہ'، 1971، براہوئی ادبی اکیڈمی، کوئٹہ، ص 77 تا 79
11۔ لانگو، رئیس نبی داد، مرتب، 'گلدستہ'، 1971، براہوئی ادبی اکیڈمی، کوئٹہ، ص 23
12۔ 'قومی آہُل'، 1964، مرتبہ، نشر واشاعت قبائل، کوئٹہ، ص 12
13۔ 'قومی آہُل'، 1964، مرتبہ، نشر واشاعت قبائل، کوئٹہ، ص 19 تا 24
14۔ 'قومی آہُل'، 1964، مرتبہ، نشر واشاعت قبائل، کوئٹہ، ص 27

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Roman Havashi-o-Havalajat

1. Mahanama, ‘mehr’, august 2021, idaria
2. Mahanama, ‘mehr’, august 2019, idaria
3. Muhammad Shahi, Mir Muhammad Ulfat, ‘Qaid e Azam Muhammad Ali Jinnah’, 2005, Brahui Academy, Quetta, P 5
4. Mengal, Muhammad Salahuddin, ‘Fatima Jinnah’, 2003, Brahui Academy, Quetta, P 4
5. ‘Gul Zameen’, 1983, murataba ‘Press Information Department, Government of Pakistan’, P 32
6. ‘Gul Zameen’, 1983, murataba ‘Press Information Department, Government of Pakistan’, P 30
7. ‘Qaumi a hul’, murataba ‘ Nashr o Ishahat Qabail, Quetta’, P 4
8. Langav, Raees Nabi Dad, muratab, ‘Gul dasta’, 1971, Brahui Adabi Academy, Quetta, P 94

9. Langav, Raees Nabi Dad, muratab, ‘Gul dasta’, 1971, Brahui Adabi Academy, Quetta, P 89
10. Langav, Raees Nabi Dad, muratab, ‘Gul dasta’, 1971, Brahui Adabi Academy, Quetta, P 77-79
11. Langav, Raees Nabi Dad, muratab, ‘Gul dasta’, 1971, Brahui Adabi Academy, Quetta, P 23
12. ‘Qaumi a hul’, murataba ‘ Nashr o Ishahat Qabail, Quetta’, P 12
13. ‘Qaumi a hul’, murataba ‘ Nashr o Ishahat Qabail, Quetta’, P 19-24
14. ‘Qaumi a hul’, murataba ‘ Nashr o Ishahat Qabail, Quetta’, P 27